اسلام ہی فطری مذہب ہے

(از مولوی محمد مسلم صاحب کاربناوی مالدہی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

(۳)

روزہ میں صبر و شکر اور ہمدردی مضمر ہے ہر چیز کی قدر و منزلت اس سے محروم ہونے پر ہوتی ہے۔ دولتمند اپنی دولت سے ہاتھ دھو کر اس کی قدر جانتا ہے۔ ایک تندرست کو بیمار ہونے پر اپنی صحت کا کماحقہ اندازہ ہوتا ہے۔ ایک شخص جو کبھی بھوک و پیاس کی آزمائش میں نہ رہا ہو اور اس کی ہر ضرورت حسب منشا پوری کر دی گئی ہو وہ کبھی خدا کا دل سے شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن جب وہ تمام دن بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرکے مغرب کو روزہ افطار کریگا تو اس کو ضرور خدا کی نعمت کی صحیح قدر و قیمت معلوم ہوگی۔ اور وہ منعم حقیقی کا شکر ادا کرنے کیلئے اپنے آپ کو مجبور پائیگا اسی طرح ایک دولتمند کو غربا اور مساکین کی حالت کا اندازہ ہوگا اور ان کے ساتھ ہمدردی کا احساس اپنے دل میں پائیگا اور یہی احساس اس کو آپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے پر آمادہ کریگا۔

جسمانی فوائد ہر محنت کے بعد آرام کرنا ضروری ہے اور یہ وہ قانون فطرت ہے کہ اس پر عمل کئے بغیر انسان زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ معدے کو بھی آرام کی ضرورت ہے اور یہ آرام اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جبکہ معدے کو غذا نہ دی جائے تاکہ وہ ہضم کرنے کے کام سے سبکدوش ہو کر اپنی اصلاح اور غلاظت کے دور کرنے میں مشغول ہو جائے۔ یہ چیز صرف روزے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ روزہ سے نہ صرف معدہ کی اصلاح ہوتی ہے بلکہ سارے بدن کا نظام درست ہو کر خالص خون پیدا ہونے لگتا ہے۔ روزہ سے پھیپھڑے جگر اور گردن کی کثافت دور ہو جاتی ہے۔ انتڑیاں خالی ہو کر صاف ہو جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ کام کرنے لگتی ہیں نیز دماغ کو بھی بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

روحانی فوائد (تقویٰ) انسان کی عادت اس کی فطرت ثانیہ کی حیثیت رکھتی ہے یعنی جن چیزوں کا انسان عادی ہو جاتا ہے ان کا ترک کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن روزے دار اپنی عادت پر بہت جلد قابو پا سکتا ہے۔ کیونکہ کھانے پینے کی عادت سے بڑھکر اور کونسی عادت ہوگی جس کا چھوڑنا دشوار ہو۔ ایک روزہ دار صبح سے شام تک صرف خدائی حکم کی وجہ سے تمام حلال چیزوں سے پرہیز کر سکتا ہے تو کسی کی ناجائز ترغیب و تحریص سے وہ کیونکر متاثر ہو سکتا ہے اور کسی کے ابھارنے پر وہ خلاف شریعت فعل پر کس طرح آمادہ ہو سکتا ہے۔ نیز جو شخص اپنی مملوکہ چیزوں کے استعمال کرنے سے پرہیز کرتا ہے۔ وہ غیر کے مال کو بری نیت سے کس طرح دیکھ سکتا ہے۔ اسی لئے قرآن میں ارشاد ہوا۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (بقرہ) روزہ کی فرضیت کا اصلی مقصد

یہی ہے کہ تم متقی بنو۔

جفاکشی اور استقلال یہ مسلمہ امر ہے کہ انسان کی ہمیشہ ایک حالت نہیں رہتی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ جو کروڑوں کے مالک تھے آج نانِ شبینہ کے محتاج ہیں۔ کل جن کے دسترخوانوں پر بیسیوں قسم کے لذیذ کھانے چنے جایا کرتے تھے آج وہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے۔ کل جو نازونعم کے ساتھ بلند مکانات میں زندگی بسر کرتے تھے آج دربدر ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔ اسلام نہیں چاہتا کہ انسان صرف جسم کی خدمت میں مشغول ہو جائے اور اسی کیلئے اپنی تمام کوششیں صرف کردے۔ بلکہ اس کا بلند ترین مقصد یہ ہے کہ اس کا ہر فرزند (مسلمان) میدانِ حق کا مجاہد اور شہسوار بنے۔ اور کسی مصیبت و تکلیف کو خاطر میں نہ لائے یہ وہ فائدہ ہے کہ جس کی جھلک نماز میں بھی موجود ہے اور روزہ میں بھی پائی جاتی ہے اور حج میں بھی اسکا ظہور ہے۔

زکوٰۃ اسلام نے دولت کو صرف ایک شخص کی ملکیت قرار نہیں دیا بلکہ اس نے ایسے قوانین و ضوابط پیش کئے جن کی وجہ سے دولت بجائے اکٹھی رہنے کے پھیلتی ہے اور دولت کا پھیلنا ہی قوم وملت کی زندگی اور اصلاح کا اہم سبب بنتا ہے۔ وراثت کے قوانین اور زکوٰۃ وصدقات کے احکام معلوم کرنے کے بعد یہ حقیقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ سے نہ صرف غرباء کی تن پوشی شکم پروری ہوتی ہے بلکہ خود صاحبِ زکوٰۃ بخل وتنگ دلی جیسی بدترین صفت سے پاک ہو کر سخاوت وایثار کی تصویر بن جاتا ہے۔ یہ چیز ہے جسکی وجہ سے بارگاہِ الٰہی میں اسکو تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اور تمام لوگوں کی نگاہیں اس پر وقعت واحترام کیساتھ پڑتی ہیں۔

افسوس ہے کہ امراء زکوٰۃ کی باریکی کو نہ سمجھ سکے اور نہ سمجھنے کی کوشش ہی کی گئی ورنہ آج ملتِ اسلامیہ کی کشتی پستی اور افلاس کے بھنور میں نہ پھنسی ہوتی۔ ہمارے امراء اول تو پوری زکوٰۃ نکالتے ہوئے ہچکچاتے ہیں اور اگر تاوان سمجھکر نکالتے بھی ہیں تو اس کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

حج حج کیا ہے؟ مساوات کا سبق ہے عالمگیر اخوت ہے اور برادری کا پیغام ہے۔ شاہ وگدا اغنیاء و بے نوا حاکم ومحکوم آقا وغلام عورت ومرد حبشی وچینی ایک ہی میدان میں ایک ہی لباس میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ سب کے بدنوں پر کفن لپٹا ہوا ہے گویا کہ خدا کی راہ میں سربکف ہو کر نکلتے ہیں اور دنیا سے رخصت ہونا چاہتے ہیں۔ قربانی وایثار کا جذبہ لیکر کعبہ کے اردگرد اس طرح گھومتے ہیں جس طرح کہ پروانے شمع پر ٹوٹتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جبکہ ایک خدا کا تصور دل میں اور اس کی رحمت کا نشہ آنکھوں میں ہوتا ہے۔

لوگوں نے جمعیت الاقوام کا نام سنا ہوگا جو انسان کی بنائی ہوئی ہے۔ لیکن ایک خدائی جمعیت الاقوام بھی ہے جس کا سالانہ اجلاس سرزمین مکہ میں منعقد ہوتا ہے۔ اور اس میں بغیر کسی امتیاز کے تمام ممالک کے مسلمان

شریک ہوتے ہیں۔ موسم حج میں انسان فریضۂ خداوندی سے بھی سبکدوش ہو سکتا ہے اور اپنی معاش کے سامان بھی مہیا کر سکتا ہے اگر تاجر ہے تو اس کو دوسرے ممالک کے تاجروں سے ملکر بہت کچھ فوائد حاصل ہو جاتے ہیں اگر ذی علم ہے تو علماء کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے سے بہت کچھ علم میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے کلام پاک میں وارد ہوا ہے۔ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ (حج ۴۶) تاکہ وہ اپنے فائدہ کی جگہ آئیں۔

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے اس فریضہ کو بھی پس پشت ڈالدیا۔ اور دنیا کے کاروبار.... میں ایسے منہمک ہوئے کہ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ان کے دلوں سے یک لخت محو ہو گئیں۔ پھر موجودہ زمانہ میں حج سے غفلت کرنا میرے خیال میں بدترین معصیت ہے جبکہ آفتاب اسلام کی شعاعیں تمام آلودگیوں اور نجاستوں سے پاک ہو کر سرزمین عرب کو روشن کئے ہوئے ہیں۔ امن کا دور دورہ ہے فساد و بغاوت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

عبادت کے مفہوم کی وسعت (ب) اسلام نے صرف چند افعال کو عبادت نہیں قرار دیا بلکہ مسلمان کا ہر فعل عبادت میں داخل کر دیا اور اس پر اس کو ثواب کا مستحق بنا دیا بشرطیکہ اسوۂ رسول اس کے پیش نظر رہے اور طریقۂ محمدی سے ذرا سا بھی نہ ہٹے۔ اس دعوے کے اثبات میں صحیح مسلم کی ایک حدیث کا آخری حصہ بیان کر دینا کافی ہے امر بالمعروف صدقۃٌ ونہی عن المنکر صدقۃٌ وفی بضع احدکم صدقۃٌ (مسلم) نیک کام کا حکم دینا صدقہ ہے۔ بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور بیوی کے ساتھ ملاپ کرنا صدقہ ہے۔ اس حدیث کو جب صحابۂ کرامؓ نے سنا تو تعجب کے لہجہ میں کہنے لگے کہ یہ تو اپنی خواہش پوری کی جاتی ہے اس میں ثواب کیسے ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین نے ارشاد فرمایا اگر یہی فعل کسی ناجائز محل میں کیا جاتا تو کیا گناہ کا موجب نہ ہوتا۔ جب اس نے صحیح اور جائز محل میں کیا ہے تو ثواب کا بھی مستحق ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ہر فعل صدقہ ہے یہانتک کہ انسان جو لقمہ اپنی بیوی کی پرورش میں خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ ظاہر بات ہے کہ صدقہ اسلام میں ایک اہم ترین عبادت ہے۔

(باقی آئندہ)

خریدارانِ محدث کو اطلاع

بعض مقامی یا بیرونی حضرات رسالہ محدث کیلئے محصولڈاک کے پیسے بذریعہ ڈاک بھیجنے کی بجائے دستی طور پر دفتر میں جمع کر دیا کرتے تھے۔ ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب بعض وجوہ کی بنا پر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ مذکور صرف ان اصحاب کے نام جاری کیا جائیگا جن کا چندہ بذریعہ ڈاک وصول ہو گا دستی چندے واپس کر دیئے جائیں گے۔

(منیجر)